۵۹۲۵
۳۷/۶/۱۶ Darul ifta Darul uloom

جوتوں اور بوٹ میں نماذ پڑھنا

۱۔
جوتوں اور بوٹ میں (جب کہ پاک ہوں)
نماذ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں ؟

۲۔اور
جوتوں اور بوٹ میں (جب کہ پاک ہوں)
نماذ پڑھنے کے اور کیا کیا شرئط ہیں ؟

-جیسے پاؤں کی انگلیوں کے سروں کا چمڑے سے لگے رہنا وغیرہ

۳۔
اور انعام الباری ، جلد ۳ ، صفحہ ۱۲٤
میں مفتی تقی عثمانی دامت برکاتھم نے لکھا ہے کہ
جوتوں اور بوٹ میں
- نماذ پڑھنا مکروہ ھے کیونکہ اس میں پاؤں زمین پر نہیں لگتے

تو میرا سوال یہ ھے کی

مفتی صاحب کی مراد مکروہ تنزیہی ھے یا تحریمی ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلیاً

(1،2،3)۔۔۔جوتے اور بوٹ وغیرہ اگر نجاست سے پاک ہوں اور ان کی بناوٹ ایسی ہو کہ سجدہ کے دوران پاؤں کی انگلیاں زمین کے ساتھ لگی رہیں یا انگلیوں کے پورے جوتے کے اس حصے کے ساتھ لگے رہیں جو حصہ زمین کے ساتھ لگا ہوا ہے تو انہیں پہن کر نماز پڑھنا فی نفسہ جائز ہے۔ البتہ مسجد اور نماز کی تعظیم وادب اور سلفِ صالحین ؒ کے تعامل کے خلاف ہے، اس لئے اس طرح نماز پڑھنے سے بچنا چاہیے۔ اور اگر جوتوں کی بناوٹ ایسی ہو کہ ان کو پہن کر نماز پڑھنے میں اس بات کا قوی اندیشہ ہو کہ انگلیاں زمین سے جدا رہیں گی تو ایسے جوتے یا بوٹ وغیرہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہو گا۔ اس تفصیل سے تمام سوالات کا جواب معلوم ہو گیا۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (3/ 262)

قال رسول الله خالفوا اليهود أي بالصلاة في نحو النعال فإنهم لا يصلون في نعالهم ولا خفافهم قال ابن الملك يعني يجوز الصلاة فيهما إذا كانا طاهرين---- وقضيته ندب الصلاة في النعال والخفاف لكن قال الخطابي ونقل عن الإمام الشافعي أن الأدب خلع نعليه في الصلاة وينبغي الجمع بحمل ما في الخبر على ما إذا تيقن طهارتهما ويتمكن معهما من تمام السجود بأن يسجد على جميع أصابع رجليه وما في الإمام على خلاف ذلك ا هـ وهو خطأ ظاهر لأنه يلزم منه أنه إذا لم يتيقن الطهارة ولم يمكن معه إتمام السجود أن يكون خلع النعل أدبا مع أنه حينئذ واجب فالأولى أن يحمل قول الشافعي على أن الأدب الذي استقر عليه آخر أمره عليه السلام خلع نعليه أو الأدب في زماننا عند عدم اليهود والنصارى أو عدم اعتيادهما الخلع۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد طیب رشید چنیوٹی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰/ شعبان المعظم /1437ھ

۱۸/ مئی/2016ء

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰ / شعبان المعظم /1437ھ

۱۸ / مئی/2016ء

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۱۰ شعبان ۱۴۳۷ھ